۷۸۶

رسائل و مسائل

جماعت اسلامی اور اہل سنت

مولانا مفتی رشید احمد نے اپنی کتاب' احسن الفتاوی' ج ۱' ص ۳۲۹ میں لکھا ہے کہ جماعت اسلامی' اہل سنت سے خارج ہے اور اس کے ساتھ کسی قسم کا تعاون اور رشتے کرنا جائز نہیں ہے' اگرچہ نکاح صحیح ہو جائے گا۔

حضرت مولانا مفتی رشید احمد نے "مودودی صاحب اور تخریب اسلام" کے نام سے مستقل رسالہ لکھا ہے جو احسن الفتاوی میں شامل ہے (ج ۱' ص ۲۹۷-۳۳۰)۔ اس رسالے میں بہت سی دل دکھانے والی اور دلوں پر زخم لگانے والی باتیں موجود ہیں لیکن فصبر جمیل۔

مولانا مودودیؒ میرے نزدیک اہل سنت والجماعت کے اصول پر قائم ایک عالم ربانی تھے۔ میں نے ان کی تحریروں اور تقریروں میں اہل سنت کے مسلمہ اصول کے منافی کوئی بات نہ پڑھی ہے اور نہ سنی ہے' البتہ ان کی بعض تحریروں میں "سوء تعبیر" اور "موہم وغیر محتاط" عبارتیں موجود ہیں۔ ایسی عبارتیں لکھنا مناسب نہیں تھا لیکن ذلت قلم اور ذلت لسان کی وجہ سے "سوء تعبیر" اور "کلام موہم" سے بڑے بڑے علما کی تحریریں اور تقریریں بھی خالی نہیں ہیں جن کو سوء اعتقاد اور تخریب اسلام کہنا' بہت بڑی بے انصافی اور بے احتیاطی ہے۔

اہل علم جانتے ہیں کہ ایک عام مسلمان پر بھی تخریب اسلام کا الزام لگانا' اہل سنت کے اصول کے منافی ہے الا یہ کہ وہ تخریبی عقائد کا التزام کرتا ہو اور ان کا کھلم کھلا اعتراف و اظہار کرتا ہو۔ "لزوم اور التزام" یا "سوء تعبیر اور سوء اعتقاد" کے فرق سے مفتی رشید احمد جیسے عالم ناواقف نہیں ہیں بلکہ اس فرق کو اپنے شاگردوں اور مریدوں کے ذہنوں میں خود ہی اتارتے رہتے ہیں۔ لیکن بری چیز ہے تحزب اور رقابت' جو بڑے بڑے اکابر کو بھی بعض اوقات اعتدال و توازن کے راستے سے ہٹا دیتی ہے' وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ (یوسف ۱۲:۵۳)' "اور یہ کہ جو خیانت کرتے ہیں' ان کی چالوں کو اللہ کامیابی کی راہ پر نہیں لگاتا"۔ اس اصولی بات کے بعد اب میں آپ کے سوال کا جواب دیتا ہوں۔

مفتی رشید احمد صاحب نے جو یہ لکھا ہے کہ: "جماعت اسلامی اہل سنت سے خارج ہے اور اپنے

مخصوص عقائد کی وجہ سے عام مسلمانوں سے الگ ایک مستقل فرقہ ہے" تو یہ حقائق کے خلاف لکھا ہے۔ جماعت اسلامی کے کوئی مخصوص عقائد نہیں ہیں بلکہ اس کے وہی عقائد ہیں جو قرآن و سنت اور اجماع صحابہ سے ثابت ہیں۔ یہ عام مسلمانوں سے الگ کوئی فرقہ نہیں ہے بلکہ دعوت دین اور اقامت دین کے لیے جدوجہد کرنے والی ایک تنظیم ہے۔ جس میں ہر وہ شخص شامل ہو سکتا ہے جو اسلام پر یقین رکھتا ہو، اس پر عمل کرتا ہو اور اس کی سربلندی کے لیے جدوجہد کرتا ہو۔ جماعت اسلامی کے تاسیسی اجلاس منعقدہ ۲۶ اگست ۱۹۴۱ میں مولانا مودودیؒ نے فرمایا تھا:

> نبی کی قیادت میں جو جماعت بنتی ہے، وہ تمام دنیا میں ایک ہی اسلامی جماعت ہوتی ہے اور اس کے دائرے سے باہر صرف کفر ہی ہوتا ہے۔ مگر بعد میں، اس نظام اور کام کو تازہ کرنے کے لیے جو لوگ اٹھیں، ضروری نہیں کہ ان سب کی بھی ایک ہی جماعت ہو۔ ایسی جماعتیں، بیک وقت بہت سی ہو سکتی ہیں اور ان میں سے کسی کو بھی یہ کہنے کا حق نہیں ہے کہ بس ہم ہی اسلامی جماعت ہیں اور ہمارا امیر ہی، امیرالمومنین ہے۔ اس معاملے میں تمام ان لوگوں کو جو جماعت میں شامل ہوں، "غلو" سے سخت پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ بہرحال ہم کو مسلمانوں میں ایک فرقہ نہیں بننا ہے (روداد جماعت اسلامی، حصہ اول، ص ۱۴-۱۵)۔

فرقہ اور فرقہ واریت کی خصوصیت اور امتیازی علامت یہ ہوتی ہے کہ اس میں مخصوص فقہی اور اجتہادی امور کو دعوت کا محور اور مرکزی نکتہ بنایا جاتا ہے اور مخصوص فرقے کی بالادستی کے لیے کام کیا جاتا ہے۔ باہمی تضلیل و تفسیق اور تحقیر و تذلیل، فرقہ واریت کا لائحہ عمل ہوتا ہے اور مساجد و ائمہ مساجد کا الگ الگ ہونا، فرقہ بندی کا امتیازی نشان ہوتا ہے۔ جماعت اسلامی کی دعوت، جو جماعت کی رودادوں اور اس کے دستور کے ٹائٹل کے آخری صفحے پر شائع کی گئی ہے، وہ یہ ہے:

> (۱) اپنی پوری زندگی میں اللہ کی بندگی اور انبیا علیہم السلام کی پیروی اختیار کرو۔
>
> (۲) دو رنگی اور منافقت چھوڑ دو اور اللہ کی بندگی کے ساتھ دوسری بندگیاں جمع نہ کرو۔
>
> (۳) خدا سے پھرے ہوئے لوگوں کو دنیا کی رہنمائی اور فرمانروائی کے منصب سے ہٹا دو اور زمام کار مومنین، صالحین کے ہاتھ میں دو تاکہ زندگی کی گاڑی ٹھیک اللہ کی بندگی کے راستے پر چل سکے۔
>
> جو اس دعوت کو حق سمجھے، وہ اس میں ہمارا ساتھ دے اور جو روڑے اٹکائے، وہ خدا کے ہاں اپنا جواب سوچ لے۔

مولانا مودودیؒ نے اپنی دعوت کے مذکورہ تین نکات کی تشریح "دعوت اسلامی اور اس کے مطالبات" کے

صفحات ۱۲ تا ۵۰ پر کی ہے۔ اسے توجہ کے ساتھ پڑھیے اور پھر بتایئے کہ اس سہ نکاتی دعوت میں اہل سنت کے اصول کے خلاف کون سی بات ہے اور اس میں فرقہ واریت کی کون سی علامت دکھائی دیتی ہے؟ یہ تو اللہ کی عبادت کرنے، دو رنگی اور منافقت چھوڑنے اور مسلمانوں کی قیادت و فرمانروائی مومنین و صالحین کے ہاتھ میں دینے کی ایک دعوت ہے۔ باقی رہے مولانا مودودیؒ کے علمی اقوال اور فقہی و کلامی مسائل میں ان کے نقطہ ہائے نظر، تو اس بارے میں جماعت کے تاسیسی اجتماع کے افتتاحی خطاب میں مولانا مرحوم نے ہدایت کی تھی:

> ارکان جماعت کو میں خدا کا واسطہ دے کر ہدایت کرتا ہوں کہ کوئی شخص فقہی اور کلامی مسائل میں میرے اقوال کو دوسروں کے سامنے حجت کے طور پر پیش نہ کرے۔ اسی طرح میرے ذاتی عمل کو بھی جسے میں نے اپنی تحقیق کی بنا پر جائز سمجھ کر اختیار کیا ہے، نہ تو دوسرے لوگ حجت بنائیں اور نہ بلا تحقیق محض میرا عمل ہونے کی حیثیت سے اس کا اتباع کریں۔ ان معاملات میں ہر شخص کے لیے آزادی ہے۔ جو لوگ علم رکھتے ہوں، وہ اپنی تحقیق پر اور جو علم نہ رکھتے ہوں، وہ جس کے علم پر اعتماد رکھتے ہوں، اس کی تحقیق پر عمل کریں۔ (روداد جماعت اسلامی، حصہ اول، ص ۳۴-۳۵)۔

ہر شخص مولانا کی تحریروں کو پڑھ کر یا جماعت کے زعما کی تقریروں کو سن کر اور جماعتی سرگرمیوں کو دیکھ کر یہ یقین کرنے پر، اپنے آپ کو مجبور پاتا ہے کہ جماعت اسلامی فرقہ نہیں ہے بلکہ مسلمانوں کی ایک تنظیم ہے جس میں ہر مسلمان شامل ہو سکتا ہے، خواہ وہ حنفی ہو یا غیر حنفی۔

فرقہ واریت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اس فرقے کے بانی اور اس کے عمائدین سے اختلاف نہیں کیا جاتا بلکہ ان کی ہربات کی توجیہ کی جاتی ہے، خواہ وہ توجیہ صحیح ہو یا غلط۔ لیکن جماعت اسلامی کے اہل علم مولانا مودودیؒ سے علمی اور فقہی مسائل میں اختلاف بھی کرتے ہیں اور ان کی کتابوں سے استفادہ بھی کرتے ہیں۔ خود میں اپنی مثال پیش کرتا ہوں کہ مجھے مولانا مودودیؒ کی "تنظیمی اور تحریکی فکر" کے مطابق کام کرنے والی جماعت اسلامی سے تو اتفاق ہے لیکن متعدد مسائل اور متعدد آیات کی تفسیر و تاویل میں، مولانا سے اختلاف ہے جس کا میں نے اپنی کتابوں میں بھی ذکر کیا ہے اور اپنے شاگردوں کے سامنے بھی اس کا اظہار کرتا رہتا ہوں۔ اگر جماعت اسلامی ایک "فرقہ" ہوتی تو میں ایسا طرز فکر کبھی اختیار نہ کر سکتا۔

باقی رہی مفتی صاحب کی یہ بات کہ "جماعت اسلامی کے ساتھ کسی قسم کا تعاون کرنا جائز نہیں ہے" تو میں حیران ہوں کہ اتنی سطحی اور غیر علمی بات، اتنے بڑے عالم کے قلم سے کیسے نکل گئی؟ جماعت اسلامی کی جس سہ نکاتی دعوت کا ذکر پہلے ہوا ہے، اس میں کون سی بات "اثم" اور "عدوان" کی ہے جس میں تعاون کرنا جائز نہیں ہے؟ یہ تو دعوت دین اور اقامت دین کی دعوت ہے جس میں جماعت اسلامی تعاون دیتی بھی ہے اور لیتی بھی ہے۔ آخر اس کار خیر میں باہمی تعاون کے عدم جواز کا فتویٰ کس دلیل پر مبنی ہے؟ البتہ اگر دین کی

دعوت اور اقامت دین کی جدوجہد غیر شرعی اور غیر اخلاقی طریقے پر کی جائے تو اس میں تعاون کرنا یا مداہنت سے کام لینا جائز نہیں ہے' خواہ یہ غیر شرعی طریقے جماعت اسلامی اختیار کرے یا جمعیت علما اسلام اختیار کرے۔ لیکن اگر دین کا کام دین کے طریقے کے مطابق کیا جائے تو اس میں ہر ایک کے ساتھ تعاون کرنا نہ صرف یہ کہ جائز ہے بلکہ ضروری ہے۔ "بر و تقویٰ" میں تعاون کرنا اور "اثم و عدوان" میں تعاون نہ کرنا' وہ قرآنی اصول ہے جس کا درس خود مفتی رشید احمد صاحب دیتے رہتے ہیں۔ اگر انگریزوں سے آزادی کی جدوجہد میں مہاتما گاندھی کی قیادت میں کام کرنے والی آل انڈیا کانگرس سے تعاون کرنا' جائز تھا اور "اختیار اھون البلیتین" کا تقاضا سمجھا جا رہا تھا' تو آخر اسلامی نظام کے قیام کی جدوجہد میں جماعت اسلامی کے ساتھ تعاون کرنا کس دلیل اور کس فلسفے کی بنیاد پر ناجائز ہے۔ اسی طرح اگر جمہوریت کے لیے بے نظیر کی قیادت میں کام کرنے والی پیپلز پارٹی اور اس کی حکومت سے تعاون کرنا' تقاضاے مصلحت تھا تو شریعت کے لیے جماعت اسلامی کے ساتھ کسی قسم کا تعاون کرنا کون سی قباحت کی بنیاد پر ناجائز ہے؟

مفتی صاحب نے یہ فتویٰ بھی دیا ہے کہ: "جماعت اسلامی والوں کے ساتھ رشتے کرنا بھی جائز نہیں ہے اگرچہ نکاح صحیح ہو جائے گا"۔ میرے نزدیک مسلمانوں کی کسی تنظیم یا گروہ کے بارے میں علی الاطلاق نکاح کے ناجائز ہونے کا فتویٰ دینا دراصل کلی دینا ہے' جس پر میں سوائے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْن کہنے کے اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔ البتہ شریعت کا یہ مسئلہ بیان کر دیتا ہوں کہ ہر صحیح العقیدہ مسلمان کے ساتھ نکاح جائز ہے لیکن فسق و فجور اور فحاشی و بداخلاقی میں مبتلا مسلمان کے ساتھ نکاح کرنا مکروہ ہے بلکہ گناہ ہے' اگرچہ نکاح صحیح ہو جائے گا خواہ وہ مسلمان جماعت اسلامی سے تعلق رکھتا ہو یا جمعیت علما اسلام سے' مسلم لیگ سے تعلق رکھتا ہو یا پیپلز پارٹی سے یا کسی بھی پارٹی سے تعلق نہ رکھتا ہو۔ مفتی کو فتویٰ دیتے وقت اور قاضی کو فیصلہ دیتے وقت گروہی اور جماعتی تعصبات سے اپنے ذہن کو پاک و صاف رکھنا بہت ضروری ہے۔ ورنہ انسان بے اعتدالی اور بے احتیاطی کر کے اپنی آخرت کا نقصان کرتا ہے۔ ہر قاضی' مفتی اور امیر کو قرآن کریم کی ان آیات کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے۔

وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ (النسا ۴:۵۸)' "اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو" اور وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى (المائدہ ۵:۸)' "کسی گروہ کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کر دے کہ انصاف سے پھر جاؤ۔ عدل کرو' یہ خدا ترسی سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے"۔

مولانا مفتی رشید احمد صاحب نے' احسن الفتاوی کے صفحہ ۳۱۵ پر لکھا ہے کہ مولانا مودودی کی کتاب' خطبات کے صفحہ نمبر ۱۲۸ پر لکھا ہے: "حنفی' سنی' دیوبندی' اہلحدیث' بریلوی' شیعہ وغیرہ جہالت کی پیداوار

ہیں"۔ مگر خطبات کے اس صفحے پر یہ الفاظ موجود نہیں ہیں۔ اس پر جمیعت علما اسلام والے کہتے ہیں کہ مولانا مودودیؒ کی کتابوں سے، اس قسم کی باتیں نکال لی گئی ہیں۔ کیا یہ بات درست ہے؟

اگر مولانا مودودیؒ کی تحریروں میں اس قسم کی باتیں تھیں، جو نکال دی گئی ہیں تو پھر جمیعت علما اسلام والے اعتراض کیوں کرتے ہیں۔ غلطیوں کی اصلاح کرنا تو قابل تعریف ہے نہ کہ قابل اعتراض۔ جن الفاظ کا آپ نے حوالہ دیا ہے، یہ خطبات طبع اپریل ۱۹۹۵ کے صفحہ ۱۲۳ پر اس طرح لکھے ہوئے موجود ہیں:

> خدا کی شریعت میں ایسی کوئی چیز موجود نہیں ہے جس کی بنا پر اہل حدیث، حنفی، دیوبندی، بریلوی، شیعہ سنی وغیرہ الگ الگ امتیں بن سکیں، یہ امتیں جہالت کی پیداوار ہیں۔ اللہ نے صرف ایک امت، امت مسلمہ بنائی تھی۔

افسوس ہے کہ حضرت مفتی رشید احمد نے آگے پیچھے کی عبارت کاٹ کر، عبارت اس طرح نقل کی ہے کہ: "حنفی، سنی، دیوبندی، اہل حدیث، بریلوی، شیعہ وغیرہ جہالت کی پیداوار ہیں"۔ حالانکہ مولانا مودودیؒ نے ان مکاتب فکر اور مراکز علم کو الگ الگ امتوں کی حیثیت دینے کو جہالت کی پیداوار کہا ہے ورنہ علمی مراکز اور معلم اور امام کی طرف نسبت تو نہ جہالت ہے اور نہ گناہ۔ دراصل مولانا نے اپنے اس خطبہ جمعہ میں فرقہ بندی کے نقصانات اور فرقہ وارانہ محاذ آرائیوں کی خرابیوں کو موضوع بنایا تھا اور ان نقصانات کے بیان کے بعد آخر میں فرمایا تھا کہ خدا کی شریعت اور امت ایک ہے، اس لیے فرقوں کو الگ الگ امتوں کی حیثیت دینا جہالت اور نادانی کی پیداوار ہے۔ مولانا نے ان مکاتب فکر کی آرا اور علمی مباحث کو جہالت نہیں کہا، اس لیے کہ یہ تو امت مسلمہ کی وحدت اور یک جہتی کے منافی نہیں ہیں بلکہ اس فرقہ بندی، گروہ بندی اور جتھہ بندی کو جہالت کہا ہے جس کے نتیجے میں باہمی محاذ آرائیوں بلکہ خون ریزیوں کو ہم آج اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ جس چیز نے امت واحدہ کو الگ ٹکڑوں میں تقسیم کر کے اس کا شیرازہ بکھیر دیا ہو، وہ اگر جہالت کی پیداوار نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ اس صورت حال کا جہالت و سفاہت ہونا تو روز روشن کی طرح عیاں ہے، محتاج بیان نہیں ہے۔ مفتی صاحب نے مولانا کی عبارت پر اپنی طرف سے عنوان قائم کیا ہے کہ: "جماعت اسلامی کے سوا باقی سب طریقے غلط ہیں" حالانکہ اس عبارت پر عنوان اس طرح قائم ہونا چاہیے تھا کہ "امت مسلمہ کو الگ الگ امتیں بنانا جہالت کی پیداوار ہے"۔ میں قارئین کو دعوت دیتا ہوں کہ مولانا کی عبارت پڑھ کر خود فیصلہ کریں کہ میرا تجویز کردہ عنوان صحیح ہے یا مفتی صاحب کا قائم کردہ عنوان صحیح ہے۔ (مولانا گوہر رحمٰن)